# 109270 - بار بار حج کرنا

**سوال**

اگر مشقت نہ ہو اور رغبت بھی ہو تو کیا ہر برس حج کرنا بہتر ہے، یا کہ ہر تین یا دو برس کے بعد حج کرنا چاہیے ؟

**پسندیدہ جواب**

الحمد للہ.

" اللہ سبحانہ و تعالی نے ہر مکلف اور صاحب استطاعت شخص پر صرف عمر میں ایك بار حج کرنا فرض کیا ہے، اور اس کے علاوہ باقی نفلی حج ہوگا جو اللہ سبحانہ و تعالی کے قرب کا باعث ہے، لیکن نفلی حج کی کوئی تحدید ثابت نہیں ہے کہ اتنی تعداد میں حج کیا جائے، بلکہ مکلف کی مالی اور صحت کی حالت پر منحصر ہے کہ وہ کتنے حج کر سکتا ہے.

اور اس کے ساتھ ساتھ اپنے اقرباء و رشتہ دار اور فقراء کے حالات کا بھی خیال کرنا ہوگا، اور اس کے ساتھ عام مصلحت کو بھی مدنظر رکھنا ہوگا، اور اس کا اپنے مال و نفس سے اس کی معاونت بھی مدنظر رکھیں، اور امت میں اپنے مقام و مرتبہ کو بھی، اور حج وغیرہ میں سفر و حضر میں اس کے فائدہ کو بھی، اس لیے ہر کوئی اپنے حالات کو دیکھے کہ اس کے کیا فائدہ مند ہے وہ اسے مقدم کرے.

اللہ تعالی ہی توفیق نصیب کرنے والا ہے، اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے " انتہی

اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء.

الشیخ عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز.

الشیخ عبد الرزاق عفیفی.

الشیخ عبد اللہ بن غدیان.

الشیخ عبد اللہ بن قعود.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء ( 11 / 14 ).

اگر حج کی استطاعت رکھتا ہو تو حج کو پانچ برس سے زائد نہیں ہونے چاہیں، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے: یقینا میں نے بندے کا جسم صحیح سالم کیا، اور اس کے لیے معاش میں بھی وسعت فرمائی، پانچ برس گزر گئے ہیں اور وہ میرے پاس نہیں آیا .. "

ابن حبان حدیث نمبر ( 960 ) علامہ البانی رحمہ اللہ نے السلسلۃ الصحیحۃ میں مجموعی طرق کے اعتبار سے اسے حدیث نمبر ( 1662 ) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

واللہ اعلم .